مجموعہ

کمالاتِ عزیزی

حالات ۔ کرامات ۔ کمالات
عملیات ۔ ارشادات ۔ مجرّبات

مصنف: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

دارالاشاعت اردو بازار، کراچی ۱
فون ۲۲۳۱۸۶۱

مجموعہ کمالاتِ عزیزی

حالات	کرامات	کمالات
عملیات	ارشادات	مجربات

مصنفہ:۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ

مرتبہ:۔ مولوی ظہیر الدین صاحب ولی اللّٰہی

نبیرہ:۔ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ

ناشر

دار الاشاعت ۰ اردو بازار ۰ کراچی ۱

طبع : ۱۴۱۳ھ
باہتمام : خلیل اشرف
طباعت : احمد پرنٹنگ کارپوریشن کراچی

ملنے کے پتے:
دارالاشاعت اردو بازار کراچی نمبر۱
ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی نمبر۱۴
مکتبہ دارالعلوم دارالعلوم کراچی نمبر۱۴
ادارۃ القرآن درباروٹ بیلا کراچی نمبر۵
بیت القرآن اردو بازار کراچی نمبر۱

فہرست مضامین کمالات عزیزی

ذکر ولادت شریف

ولادت شریف آپ کی ۱۱۵۹ھ ہجری مقدسہ میں ہوئی تاریخی نام آپ کا غلام حلیم ہے۔ تمام علوم اور نسبت باطنی انہوں نے اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔

ذکر نسب

نسب آپ کا چونتیس پشت کے واسطے سے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تک اس طرح پہنچتا ہے، مولانا شاہ عبدالعزیزؒ بن شاہ ولی اللہؒ بن شاہ عبدالرحیمؒ بن وجیہ الدین شہیدؒ بن معظمؒ بن منصورؒ بن احمدؒ بن محمودؒ بن قوام الدین عرف قاضی قاذن بن قاضی قاسمؒ بن قاضی کبیرؒ عرف قاضی بدھا بن عبدالملکؒ بن قطب الدینؒ بن کمال الدینؒ بن شمس الدین مفتی عرف قاضی پران بن شیر ملکؒ بن عطا ملکؒ بن ابوالفتح ملکؒ بن عمرؒ حاکم ملک بن عادل ملک بن فاروقؒ بن جرجیسؒ بن احمدؒ بن محمد شہریارؒ بن عثمانؒ بن ہامانؒ بن ہمایونؒ بن قریشؒ بن سلیمانؒ بن عفانؒ بن عبداللہؒ بن محمدؒ بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ذکر محامد

مولانا شاہ عبدالعزیزؒ مرجع علماء و مشائخ تھے، تمام علوم متداولہ اور غیر متداولہ اور فنون عقلیہ و نقلیہ میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ حافظہ آپ کا بہت قوی تھا، صحاح اور تفسیر، تعبیر خواب میں بڑا ملکہ تھا، وعظ خوب فرماتے تھے، تمام علماء و فضلاء و فقراء و سلاطین اور امرائے شیعہ و سنی آپ کی مدح میں رطب اللسان تھے، صاحب دلائل و براہین تھے، موافق مخالف سب آپ کے معتقد تھے، ہر بات آپ کی قاطع حجت، ہر دلیل آپ کی محکم تھی۔ تفسیر عزیزی اول سورۃ بقرہ اور آخر میں پارہ تبارک الذی و عم جو ہندوستان میں دستیاب ہوتی ہے نہایت ہی محبوب اور مقبول خلائق ہے۔ علمائے سلف میں سے ایک نے بھی اس طرز کی کوئی تفسیر نہیں لکھی، اور کتاب تحفہ اثنا عشریہ اہل تشیع کے عقائد میں خوب لکھی ہے علمائے شیعہ اب تک اس کے جواب سے لاجواب ہیں۔ اپنی تمام عمر کو آپ نے دینی کاموں میں صرف کیا ہے۔ ہمیشہ درس و تدریس و افتاء اور فصل خصومات اور وعظ و پند اور تربیت و تکمیل شاگرداں میں مصروف رہتے تھے۔ ہندوستان میں علم و عمل کی ریاست کا سکہ آپ کے بھائیوں ہی پر ختم ہے خاص ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں بھی ایسا کوئی نظر نہیں آتا جسے سند ظاہری یا استفادہ ظاہری و باطنی اس خاندان سے نہ ہو یا اسے باعث افتخار نہ جانتا ہو آپ کا خاندان خاندان علوم حدیث

ملہ اصل کتاب فارسی میں تھی اب اس کا مع اردو ترجمہ دارالاشاعت کراچی نمبر۱ سے شائع ہوا ہے۔

و فقہ متفق ہے اس خاندان سے اس علم شریف کی خدمت بہت ہوئی ہے۔

آپ کے شاگرد مولانا شاہ رفیع الدین برادر آنحضرت و شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی نبیرہ آنحضرت و مفتی صدر الدین خان صاحب دہلوی و مولانا رشید الدین خان صاحب دہلوی و حضرت شاہ غلام علی صاحب و مولوی مخصوص اللہ صاحب پسر شاہ رفیع الدین صاحب و مولوی عبدالحی صاحب، آپ کے داماد مولوی کریم اللہ صاحب و مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید برادرزادہ آنحضرت و مولوی میر محبوب علی و مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی عبدالخالق صاحب و مولوی مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی و مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی و مولانا حسن علی صاحب لکھنوی و مولانا حسین احمد صاحب ملیح آبادی اور بہت سے بزرگ ہیں کہ ان کے نام مجھے یاد نہیں آتے رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، ہر ایک آفتاب و ماہتاب تھا، آپ کی کرامتیں بہت سی ہیں جن کا احاطہ کسی سے نہیں ہو سکتا کچھ مختصر تذکرے، کچھ لطائف، کچھ حالات اور کمالات لوگوں نے لکھے ہیں، ایک کمالات عزیزی ہے جو نواب مبارک علی خان ولد نواب فرحت اندیش خان نبیرہ نواب خیر اندیش خان مرحوم رئیس میرٹھ نے لکھی ہے۔ اور وہ آپ کے مریدین باخلاص سے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ جو بعض فضائل آپ کے مجھے معلوم ہیں، بنظر ایضاح و مطالعہ مشتاقین حق شناس کمالات عزیزی نام رکھتا ہوں یہ کتاب انہوں نے بستم شہر جمادی الاولیٰ ۱۲۷۰ھ مطابق ۸ جولائی ۱۸۵۴ء میں لکھی ہے چنانچہ وہ سب فضائل و کمالات اور اس کے علاوہ جو اور کہیں سے دستیاب ہوئے ہیں وہ سب کے سب درج ذیل کیے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت مولانا صاحب دوازدہ (۱۲) سالہ تھے کہ والد بزرگوار حضرت کے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے چند مولوی شاگرد اس خاندان کے قصبہ پھلت سے گاڑی کرایہ کر کے دہلی کو چلے، اثنائے راہ میں علماء باہم علمی بحث کرنے لگے، گاڑی بان قوم سے برہمن تھا اس نے علماء سے کہا کہ میری ایک بات بتلاؤ کہ خدا ہندو ہے یا مسلمان؟ سب مولویوں نے اس کی سمجھ کے موافق جواب دینے سے عاجز ہو کر کہا کہ دہلی میں چل کر بڑے مولانا صاحب سے تیری بات کا جواب لے دیں گے، جب دہلی میں پہنچے اور حضرت مولانا صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اس گاڑی بان نے کسی شخص سے پوچھا کر بڑے مولوی صاحب